درکفے جامِ شریعت، درکفے سندانِ عشق
ہرہوسناکے نداند جام وسنداں باختن

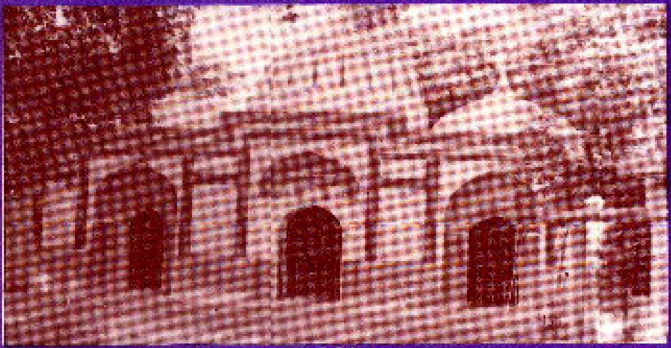

بیادگار

حضرت ابوالبرکات سید حسن قادری گیلانی
رحمۃ اللہ علیہ

پندرہ روزہ

پشاور

الحسن

شاہ محمد غوث اکیڈمی یکہ توت، پشاور

شاہ محمد غوث اکیڈمی پشاور کا علمی مجلہ
بیادگارِ حضرت ابوالبرکات سید حسن صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ

رجسٹرڈ نمبر | پی ۳۶۹ | پندرہ روزہ

مدیر اعلیٰ
فقیر محمد امیر شاہ
قادری گیلانی

منتظم اعلیٰ
سید غلام الحسنین
قادری گیلانی

الحسن پشاور

شمارہ نمبر ۴ | جلد نمبر ۲

۱۶ جون ۱۹۹۴ء | ۵ محرم الحرام ۱۴۱۵ھ

مدیر اعلیٰ (فقیر) محمد امیر شاہ قادری گیلانی نے رضوان پرنٹرز قصہ خوانی بازار پشاور سے
طبع کرکے یکہ توت پشاور سے شائع کیا

مجلس ادارت

مدیر: غلام الحسنین قادری گیلانی
(بی کام آنرز)

معاونین

۱۔ پروفیسر محمد اسماعیل صاحب سیفی
(سابق سیکرٹری تعلیم صوبہ سرحد)

۲۔ ڈاکٹر ام سلمٰی گیلانی
(لیکچرر جناح کالج برائے خواتین پشاور یونیورسٹی)

۳۔ الحاج صوفی مشتاق احمد صاحب
(سابق پرنسپل ہائر سکنڈری سکول کاکشال پشاور)

۴۔ اقبال ریاض صاحب
(ایڈیٹر ہفت روزہ سیاست پشاور)

۵۔ سید محمد انور شاہ قادری
(لائبریرین ایجوکیشن کالج گل بہار پشاور)

(قانونی مشیر

۱۔ محمد اسماعیل قریشی (ایڈووکیٹ)

۲۔ ادریس احمد قادری (ایڈووکیٹ)

مجلس مشاورت

۱۔ سید محمد حسنین قادری گیلانی
(اے وی پی نیشنل بنک)

۲۔ سید سجاد حسین شاہ بخاری
(ایگزیکٹو انجینئر واپڈا)

۳۔ الحاج منظور الٰہی قادری
(وی پی یونائیٹڈ بنک)

۴۔ الحاج محمد عابد (صراف)

۵۔ ڈاکٹر محمد انعام قادری
(رجسٹرار خیبر ہسپتال پشاور)

۶۔ سمیع اللہ قادری
(لائبریرین ہائیر سکنڈری سکول چکنی پشاور)

مجلس منتظمہ

۱۔ سید علاؤ الدین علی قادری گیلانی

۲۔ سید سعید الزمان قادری گیلانی

۳۔ محمد سلیم قادری ۴۔ حاجی سجاد حسین

سرکولیشن منیجر: سید نور الحسنین قادری گیلانی

اسسٹنٹ سرکولیشن منیجر سید حبیب شاہ قادری

قیمت ۶ روپے

فہرست مضامین

نمبر شمار عنوان	مصنف	صفحہ نمبر
۱۔ شذرات	مدیر اعلیٰ	۳
۲ سلام بحضور امام حسین علیہ السلام	میاں تاج محمد مظہر صدیقی قادری	۵
۳ قطب الاقطاب حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ	نیک محمد قادری	۶
۴ بنیاد پرستی اور واویلا کے مغرب (گزشتہ سے پیوستہ)	سائرہ اور کزئی	۱۸
۵ تفسیر القرآن الحسنیہ	مدیر اعلیٰ	۲۵
۶ سیر السلوک الی ملک الملوک	مدیر اعلیٰ	۲۸
۷ منقبت امام عالی مقام	میاں تاج محمد مظہر صدیقی قادری	۲۹
۸ الحسن کے بارے میں تاثرات	سردار علی احمد خان صاحب ڈائریکٹر انشورنس کمپنی لاہور	

اناللہ وانا الیہ راجعون

قائد اہلسنت حضرت علامہ شاہ احمد صاحب نورانی صدر جمعیت علمائے اسلام پاکستان کی خوشدامن اور حضرت علامہ مولانا فضل الرحمان صاحب مہاجر مدنی مدظلہ العالی کی زوجہ محترمہ کے انتقال پر ملال پر ہم ان سے تعزیت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے ادارہ الحسن ان کے غم میں برابر کا شریک ہے

حضرت امام حسین علیہ السلام

مدیر اعلیٰ

وہ امام حسین! جن کے جسم اطہر کا نچلا حصہ حضور سرور عالم و عالمیاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہ تھا

وہ امام حسین! جن کو حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نوجوانان جنت کا سردار فرمایا

وہ امام **حسین!** جن کے بارے میں سید الکونین نے فرمایا کہ حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں

وہ امام **حسین!** جن کو سرور کون و مکان صلی اللہ علیہ وسلم نے باغ نبوت کا ایک پھول فرمایا

وہ امام حسین! جن کی معصومیت کو کفر اور اسلام کے درمیان فیصلہ کن مرحلے پر خداوند تعالیٰ کے حضور میں پیش کیا گیا

وہ امام حسین! جن کو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی کالی کملی میں لیکر قرآن مجید کی یہ آیہ کریمہ تلاوت فرمائی

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا

وہ امام حسین! جن کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ میرا بیٹا ہے اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں، پس تو بھی اس سے محبت کر۔ اور جو اس سے محبت کرتا ہے تو بھی اس کے ساتھ محبت کر

وہ امام حسین! جن کے لئے حضور نے خطبہ منقطع فرمایا۔ اور منبر سے اتر کر اٹھالیا

وہ امام حسین! جن کے متعلق سید المرسلین نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس کو دوست رکھتا ہے جو حسین کو دوست رکھتا ہے

وہ امام حسین! جن کے متعلق سید المرسلین نے فرمایا جو اسکے ساتھ لڑتا ہے میں اس کے ساتھ لڑتا ہوں جو اس کے ساتھ صلح کرتا ہے میں اس کے ساتھ صلح کرتا ہوں

وہ امام حسین! جن کے غم میں ابن عباس فرماتے ہیں میں نے خواب میں حضور کو دیکھا کہ پریشان بال

گردو غبار سے اٹے ہوتے ہاتھ میں خون سے بھری ہوئی بوتل۔ میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان یہ کیا ماجرا ہے حضور نے فرمایا یہ حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے۔ آج تمام دن میں اس کو جمع کرتا رہا ہوں

وہ امام حسین ا جو شجاعت، وقار، صبر و استقلال، شجاعت، بہادری اور مظلومیت کا مکمل مجسمہ تھے
وہ امام حسین ا جنہوں نے اپنے نانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سنت مطہرہ کو پامال ہوتے دیکھ کر انتہائی جانبازی اور بہادری کے ساتھ ۱۰ محرم الحرام ۶۱ھ کو اپنا سب کچھ قربان کر دیا

(۳) حضرت امام حسین علیہ السلام کا مقام بیضار پر خطبہ

سید الشہداء امام عالی مقام حضرت امام حسین علیہ السلام و رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کربلا جاتے ہوئے بیضار کے مقام پر ایک عظیم الشان بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا جو تاریخ کی کتابوں میں محفوظ ہے اس کے مطالعے سے یزید کی دینی و مذہبی دریدہ دہنی اور امام عالی مقام کی جانب سے حق صداقت کی صدا بلند کرنے کا راز آشکارا ہو جاتا ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا

" لوگو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے ظالم، محرمات الٰہی کو حلال کرنے والے، خدا کے عہد کو توڑنے والے، سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مخالف اور خدا کے نیک بندوں پر گناہ اور زیادتی کے ساتھ حکومت کرنے والے بادشاہ کو دیکھا اور اس قولاً اور عملاً غیرت نہ آئی تو خدا کو حق ہے کہ اس کو اس بادشاہ کی جگہ دوزخ میں داخل کر دے، لوگو! خبردار ہو جاؤ ان لوگوں نے شیطان کی اطاعت اختیار کی ہے اور رحمٰن کی اطاعت چھوڑ دی ہے۔ ملک میں فساد پھیلا دیا ہے، حدود الٰہی کو توڑ دیا ہے، مال غنیمت میں اپنا حصہ زیادہ لیتے ہیں۔ خدا کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال کر دیا ہے اور حلال کی ہوئی چیزوں کو حرام کر دیا ہے۔ اس لیے مجھ کو غیرت آنے کا زیادہ حق ہے"

سلام بحضور سیدنا امام حسین علیہ السلام

میاں تاج محمد مظہر قادری پشاور

سید الشہداء ، دافع بر بلا ناصر روز ہیبت پہ لاکھوں سلام
شاہ گلگوں قبا، وہ شہید وفا شاہسوار شہادت پہ لاکھوں سلام
رشک شمس و قمر غازہ برگ و بر نیر اوجِ رفعت پہ لاکھوں سلام
راکبِ مصطفیٰ، نیرِ مرتضیٰ راکب دوش عظمت پہ لاکھوں سلام
ہر ادا پہ فدا خالقِ کبریا مرکز مہروالفت پہ لاکھوں سلام
جس کا بھائی حسن، حسن مجتبیٰ اُس حسن کی شرافت پہ لاکھوں سلام
روح جس کی نبی، جسم جس کا علی اس بدن کی نفاست پہ لاکھوں سلام
جو اکیلا ہزاروں سے لڑتا رہا اس شجاع کی شجاعت پہ لاکھوں سلام

مظہر مصطفیٰ، صورت مرتضیٰ
دُودَ مان رسالت پہ لاکھوں سلام

قطب الاقطاب حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نیک محمد قادری، ایف ایس سی

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رضی اللہ عنہ مشائخ عظام میں سے ہیں۔ آپ نے ایک عالم کو منزل مقصود تک پہنچایا۔ صوفیا آپ کو سلطان العارفین، برہان العاشقین والمحققین، قطب العالمین، سلطان الطریقت، گنج حقیقت، شمع کشف و کرامات، سرور ارباب توحید، سردفتر اصحاب تجرید اور قطب الاقطاب کے القاب سے مخاطب کرتے ہیں۔ ۱

آپ کو خرقہ فقر ارادت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ عنہ سے عنایت ہوا آپ صائم الدہر تھے علوم ظاہری و باطنی میں آپ کو کمال حاصل تھا۔

خاندانی حالات:-

آپ کا نسب پدری امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے۔ تمام تذکرہ نویس لکھتے ہیں کہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رضی اللہ عنہ ابل کے بادشاہ فرخ شاہ کے خاندان میں سے تھے۔ کابل کی لڑائی میں آپ کے مورث اعلیٰ نے شہادت پائی۔ ۲

آپ کے دادا حضرت قاضی شعیب فاروقی مع تین لڑکوں اور سامان کے لاہور تشریف لائے۔ لاہور سے قصور تشریف لے گئے۔ جس کے بعد وہ کھتوال کے قاضی مقرر ہوئے۔ اور کھتوال میں ہی رہنے لگے۔

والدین:-

آپ کے والد ماجد کا نام شیخ جمال الدین سلیمان ہے اور آپ کی والدہ ماجدہ بی بی قرسم خاتون مولانا وجیہ الدین خجندی کی دختر تھیں۔ ۳

ولادت:-

آپ نے ۵۷۱ھ میں اس عالم کو زینت بخشی۔ بعض تذکرہ نگاروں نے آپ کی ولادت ۵۶۹ھ لکھا ہے۔ ۴

ابتدائی تعلیم:-

آپ نے ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی بارہ سال کی عمر میں آپ نے قرآن شریف حفظ کیا۔ جب آپ کی عمر پندرہ سال کی ہوئی۔ تو ملتان تشریف لے گئے۔ اور مولانا منہاج الدین ترمذی سے فقہ کی مشہور کتاب "نافع" پڑھی پھر آپ قندھار تشریف لے گئے۔ وہاں پانچ سال قیام فرمایا۔ تفسیر، حدیث، فقہ، صرف و نحو، منطق وغیرہ میں اعلیٰ قابلیت حاصل کی۔

بیعت و خلافت:-

ایک دن آپ مسجد میں جو محلہ سرائے حلوائی میں واقع تھی بیٹھے تھے۔ مولانا منہاج الدین ترمذی اسی مسجد میں درس دیا کرتے تھے۔ آپ "نافع" کا مطالعہ کر رہے تھے۔ وہاں حضرت قطب الدین بختیار کاکی تشریف لائے۔ تحیت مسجد پڑھی اور شیخ فرید کو پڑھتے دیکھ کر پوچھا کہ "کون سی کتاب ہے"۔

شیخ فرید نے جواب دیا "نافع" تو حضرت قطب صاحب نے فرمایا

"نافع سے تمہیں نفع ہو گا" یہ سن کر حضرت شیخ فرید حضرت قطب صاحب کے قدموں پر گر پڑے اور کہا۔

"مجھے تو حضرت کی قدم بوسی سے نفع ہو گا"

ملتان میں کچھ دن قیام کر کے حضرت قطب صاحب دہلی روانہ ہو گئے۔ آپ نے بھی دہلی جانا چاہا۔

لیکن حضرت قطب نے آپ کو اجازت نہ دی۔ آپ نے تعلیم جاری رکھنے کی تاکید فرمائی۔ ۵
آپ ۵۹۰ھ میں ملتان سے دہلی آئے۔ اور حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کی بیعت سے مشرف ہوئے۔

بیعت سے مشرف ہو کر حضرت قطب صاحب کے فرمان کے مطابق حضرت بابا صاحب عبادات، ریاضات و مجاہدات میں لگے رہتے۔ اس زمانے میں آپ نے سخت سے سخت ریاضتیں کیں۔

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر ابھی ریاضات و مجاہدات میں مشغول تھے کہ اجمیر سے حضرت خواجہ غریب نواز دہلی تشریف لائے۔ اور حضرت قطب صاحب کی خانقاہ میں قیام فرمایا۔ حضرت قطب صاحب نے اپنے مریدوں کو خواجہ غریب نواز کے حضور میں پیش کیا۔ ہر ایک اپنی قابلیت اور استطاعت کے مطابق خواجہ غریب نواز سے فیض یاب ہوا۔

جب خواجہ غریب نواز جی بھر کے عرفان کی دولت لٹا چکے تو آپ نے خود ہی حضرت قطب صاحب سے دریافت فرمایا۔

"تمہارے مریدوں میں سے کیا کوئی نعمت پانے سے رہ گیا ہے"

قطب صاحب نے عرض کیا۔ "مسعود (بابا فرید الدین گنج شکر) رہ گیا ہے۔ وہ چلہ میں بیٹھا ہے" یہ سن کر خواجہ غریب نواز کھڑے ہو گئے اور قطب صاحب سے مخاطب ہو کر آپ نے فرمایا "آؤ اسے دیکھیں"

حضرت خواجہ غریب نواز اور حضرت قطب صاحب بابا فرید صاحب کے چلہ گاہ میں تشریف لائے۔ دروازہ کھول کر دیکھا۔ تو بابا صاحب اتنے کمزور ہو گئے تھے۔ کہ خواجہ غریب نواز اور حضرت قطب صاحب کی تعظیم کے واسطے کھڑے نہ ہو سکے۔ باچشم پر آب سر نیاز زمین پر رکھ دیا۔

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر کا یہ حال دیکھ کر خواجہ غریب نواز نے حضرت قطب صاحب سے

فرمایا

" اے قطب ! کب تک اس بے چارہ کو مجاہدہ میں گھلاؤ گے۔ آؤ اسے کچھ عطا کریں " یہ کہہ کر خواجہ غریب نواز نے حضرت بابا فرید الدین گنج شکر کا داہنا ہاتھ پکڑا حضرت قطب صاحب نے بایاں بازو پکڑا۔ اس طرح ہر دو بزرگوں نے بابا صاحب کو کھڑا کیا۔ خواجہ غریب نے آسمان کی طرف منہ کر کے بارگاہ ایزدی میں بابا فرید الدین گنج شکر کے واسطے دعا فرمائی۔

" خدایا ! ہمارے فرید کو قبول فرما اور اکمل درویش کے رتبہ پر پہنچا "

غیب سے ندا آئی۔ ہم نے فرید کو قبول کیا۔ یہ وحید عصر ہو گا "

حضرت خواجہ غریب نواز نے پھر حضرت قطب صاحب کو اس امر کی تاکید کی اور ہدایت فرمائی کہ (اسم اعظم جو خواجگان چشت میں سینہ بہ سینہ چلا آتا ہے اسے تلقین کرو "

اس اسم اعظم کی برکت سے حضرت بابا صاحب خدا رسیدہ ہو گئے۔ آپ پر علم لدنی کا انکشاف ہوا اور حجابات کے پردے اٹھ گئے۔

پھر حضرت خواجہ غریب نواز نے آپ کو خلعت مرحمت فرمائی۔ حضرت قطب صاحب نے بھی اپنی خلافت کی دستار آپ کے سر پر باندھی اور خلافت کے دیگر لوازمات سے نوازا۔

اس موقع پر خواجہ غریب نواز نے حضرت بابا صاحب کے متعلق پیش گوئی فرمائی۔

آپ نے حضرت قطب صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

" قطب ! بڑے شہباز کو دام میں لائے۔ اس کا آشیانہ سدرۃ المنتہیٰ ہو گا "

سیاحت :-

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر کے ملفوظات میں ہے کہ آپ نے غزنی، بغداد، قندھار، بخارا، سیوستان اور بدخشاں وغیرہ کی سیاحت کی اور بہت سے اولیاء اللہ سے علوم ظاہری و باطنی حاصل کیا۔

ان بزرگوں میں حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی، حضرت شیخ سیف الدین حضری، حضرت شیخ سعید الدین جموی، حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا، حضرت اوحد الدین کرمانی، اور حضرت فرید الدین محمد عطا نیشاپوری نمایاں ہیں۔

آپ نے شیخ الاسلام اجل شیرازی اور شیخ شہاب الدین زندوسے بھی فیوض و برکات حاصل کئے۔

۷

حضرت شیخ بہاء الدین ذکریا ملتانی سے ملاقات:-

آپ فرماتے ہیں کہ سیاحت کرنے کے بعد جب میں ملتان واپس پہنچا اور برادرم شیخ بہاء الدین ذکریا سے ملاقات ہوئی۔ جب میں نے آپ سے مصافحہ کیا۔ تو آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ فرید الدین سناؤ کام کہاں تک پہنچ گیا ہے۔ میں نے کہا کہ اگر میں یہ کہوں کہ جس کرسی پر آپ تشریف رکھتے ہیں ہوا میں اٹھ جائے ابھی آپ نے بات پوری نہیں کی تھی کہ کرسی ہوا میں کھڑی ہو گئی۔ برادرم شیخ بہاؤالدین نے کرسی پر ہاتھ مار کر اسے نیچے کرلیا۔ اور فرمایا کہ مولانا فرید! اچھی رسائی ہوئی ہے۔۸

عبادات و مجاہدات:-

آپ خود فرماتے ہیں کہ

"میں بیس برس عالم تفکر میں کھڑا رہا۔ بالکل نہیں بیٹھا۔ میرے پاؤں سوج گئے تھے۔ اور خون ان سے بہتا تھا مجھے یاد نہیں کہ ان بیس برسوں میں میں نے کچھ کھایا ہو یا نہیں"

آپ نے ایک مرتبہ طے کا روزہ رکھا۔ ایک مرتبہ آپ نے چلّہ معکوس کیا۔ اور ایک مرتبہ آپ نے روزہ داؤدی رکھا

اجودھن میں سکونت:-

۶۳۵ھ میں ہانسی سے سکونت ترک کر کے آپ اجودھن میں جو آج کل پاک پٹن کے نام سے مشہور ہے۔ رونق افروز ہوئے۔ حضرت والا نے اجودھن میں ستائیس برس خدمت خلق کی اور اشاعت دین فرمائی۔ ۹

ازواج واولاد:-

آپ نے چار شادیاں کیں آپ کی پہلی شادی بی بی ہزیرہ سے ہوئی، بی بی ہزیرہ سلطان غیاث الدین بلبن کی صاحبزادی تھیں۔ آپ کی دوسری شادی بی بی کلثوم سے ہوئی۔ جو شیخ نصر اللہ کی والدہ ہیں۔ آپ کی تیسری شادی بی بی شاروسے ہوئی اور چوتھی بی بی سکر سے۔

آپ کے پانچ لڑکے اور تین لڑکیاں تھیں۔ آپ کے صاحبزادوں کے نام حسب ذیل ہیں۔ خواجہ نصیر الدین نصر اللہ، شیخ شہاب الدین، شیخ بدرالدین سلیمان، شیخ نظام الدین اور شیخ یعقوب۔ آپ کے صاحبزادے شیخ عبداللہ کا صغر سنی میں انتقال ہو گیا تھا۔ آپ کی صاحبزادیوں کے نام حسب ذیل ہیں۔

بی بی مستورہ، بی بی شریفہ، بی بی فاطمہ۔ ۱۰

سیرت پاک:-

آپ ریاضت، عبادت، مجاہدہ، فقر، ترک و تجرید میں بے نظیر تھے۔ آپ کے رشد وہدایت سے نہ صرف مسلمان مسلمان بنے بلکہ غیر مسلموں کی ایک بڑی تعداد بھی مشرف بہ اسلام ہوئی۔ ایک موقع پر کسی خاص جذبہ میں اپنے متعلق فرمایا۔ کہ

"چالیس برس تک جو کچھ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، بندہ مسعود نے کیا۔

اب چند برس سے مسعود جو درخواست کرتا ہے۔ باری تعالیٰ اسے پورا کر دیتا ہے"۔

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے

خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

(علامہ اقبال)

تسلیم کامل کا یہی انعام ہے جس کا اظہار عجز و بندگی اور ادب کے ساتھ حضرت قطب الاقطاب بابا فرید الدین گنج شکرؒ نے کیا۔

آپ کو سماع کا بہت شوق تھا۔ ۱۱

آپ حسب ذیل رباعی بہت پڑھا کرتے تھے۔

خواہم کہ ہمیشہ در ہوائے تو زیم
خاکے شوم و زیر پائے تو زیم
مقصود من بندہ زکونین توئی
بہر تو میرم و ز برائے تو زیم

۱۲

وصال شریف:۔

آپ "یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ" کہتے ہوئے ۵ محرم الحرام روز سہ شنبہ ۶۶۴ھ بہ عمر ترانوے سال کو جوار رحمت میں داخل ہوئے۔ بعض تذکرہ نگاروں نے تاریخ وفات ۶۷۰ھ لکھا ہے۔ ۱۳

کشف و کرامات:۔

ایک دن درویشوں کی ایک جماعت حضرت بابا فرید الدین گنج شکر کی خدمت میں حاضر ہوتی اور

عرض پرداز ہوئی کہ

ہم لوگ مسافر ہیں اور سفر خرچ کے لئے پیسے نہیں ہیں۔ حضرت بابا صاحب نے خرے جو ان کے سامنے رکھے تھے اٹھا کر اپنے ہاتھ سے دے دیئے اور رخصت کر دیا۔ سامنے سے ہٹنے کے بعد ان لوگوں نے چاہا کہ اسے پھینک دیں۔

مٹھی کھولی تو وہ سب سونے کے ہو گئے تھے۔ ۱۴

(۲) ایک مرتبہ ایک درویش آپ کے پاس آیا۔ آپ نے اس کو کچھ دے کر رخصت کرنا چاہا۔ وہ نہیں گیا۔ اس نے کنگھی جو مصلے پر رکھی تھی مانگی، آپ نے کوئی جواب نہ دیا پھر اس نے کہا آپ خاموش رہے۔ تیسری مرتبہ پھر اس نے کہا آپ خاموش رہے۔

"آخری بار اس نے بآواز بلند کہا کہ

"کنگھی مجھ کو دو، تمہارے واسطے برکت ہوگی"

آپ نے فرمایا۔

"جاؤ میرے حال میں دخل نہ دو۔ تجھ کو اور تیری برکت کو میں نے آب رواں میں ڈال دیا"

آخر کار وہ درویش رخصت ہوا۔ جب اجودھن کے باہر پہنچا تو دریا میں نہانے لگا۔ وہ پھر دریا سے باہر نہ آسکا۔ ڈوب کر مر گیا۔ ۱۵

(۱۴) خلفاء۔

سیر الاقطاب میں جن خلفاء کے نام دیئے ہوئے ہیں ان میں سے کچھ یہ ہیں۔ شیخ علاء الدین علی احمد صابر کلیری، شیخ نظام الدین اولیاء، شیخ جمال ہانسوی، شیخ زین الدین دمشقی، شیخ علی شکر ریز، شیخ محمد سراج، شیخ عارف سیوستانی، مولانا داؤد پالیلی۔

ان خلفاء سے تین سلسلے جاری ہوئے۔ حضرت شیخ نظام الدین اولیاء سے نظامیہ، حضرت شیخ علاء الدین صابر سے صابریہ اور حضرت شیخ جمال الدین ہانسوی سے جمالیہ لیکن کچھ دنوں کے بعد جمالیہ سلسلہ نظامیہ میں مدغم ہوگیا۔

تذکرہ نویس یہ بھی لکھتے ہیں کہ انہوں نے اپنے داماد مولانا بدرالدین اسحٰق صاحبزادوں میں شیخ یعقوب، شیخ نظام الدین، شیخ بدرالدین سلیمان اور شیخ شہاب الدین اور اپنے بھائی شیخ نجیب الدین متوکل کو بھی خلافت عطا کی۔ ۱۶

علمی ذوق:۔ آپ نے اپنی مشہور کتاب "فوائد السالکین" میں اپنے پیرو مرشد کے ملفوظات جمع کئے ہیں۔ رسالہ "موجود وجود" رسالہ "گفتار" اور "الٰہی نامہ" بھی آپ کی تصانیف بتائی جاتی ہیں۔

فہم و ادراک:۔ حضرت بہاء الدین ذکریاؒ نے اپنے ایک خط میں آپ کو لکھا۔

"میان ما و شما عشق بازی است"

(ہمارے اور تمہارے درمیان عشق بازی ہے)

آپ نے جواب دیا۔

"میان ما و شما عشق ہست و بازی نیست"

(ہمارے اور تمہارے درمیان عشق ہے بازی نہیں ہے)

تعلیمات:۔ آپ کی تعلیمات تصوف کا بیش بہا خزانہ ہیں۔ فرماتے ہیں۔

۱۔ درویش:۔ درویش کو چاہئے کہ چار باتیں اختیار کرے۔

(۱) اپنی آنکھوں کو بند کرلے کہ اللہ کے بندوں کے عیوب نہ دیکھ سکے۔

(۲) کانوں کو بہرا کرے کہ جو باتیں سننے کے لائق نہ ہوں۔ ان کو نہ سن سکے۔

کی بجائے انہوں نے حضرت اقدس کی صحبت اختیار کرلی۔

اہل قاف نے مزید دو آدمی بھیجے تو وہ بھی اجودھن پہنچ کر حضرت شیخ کے گرویدہ ہو گئے۔

غرض یہ کہ یکے بعد دیگرے کوہ قاف کے تمام درویش حضرت باباصاحب کی خدمت میں پہنچ گئے۔ جب کوہ قاف خالی رہ گیا۔ تو آپ نے انکو اجازت دی کہ اپنے مقام پر چلے جاؤ۔ ۱۸

حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ارشاد

ایک مرتبہ حضرت باباصاحب کی ایک مجلس مبارک میں حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول کا ذکر چھیڑا کہ " قدمی ہذہ علیٰ کل ولی اللہ " تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

کہ اگر میں اس زمانے میں ہوتا۔ تو ان کا قدم پاک فخریہ طور پر اپنی گردن پر لیتا۔ اور آج بھی میں بروجہ فخر و افتخار کہتا ہوں کہ ان کا قدم پاک میری آنکھوں کی پتلیوں پر اس لئے کہ سخی معین الدین (سلطان الہند) ان لوگوں میں ہیں۔ جنہوں نے ان کا قدم پاک اپنی گردن پر لیا۔ تو میرا منصب یہ ہے کہ میں وہ مبارک قدم اپنی آنکھوں کی پتلیوں پر لوں " ۱۹

حواشی

۱۔ سید الاقطاب مصنف حضرت الہدایہ ابن شیخ عبدالرحیم، نفیس اکیڈیمی کراچی طبع دوئم ۱۹۷۹۔ صفحہ ۱۸۵

۲،۳،۴ تذکرہ اولیائے پاک و ہند مصنف ڈاکٹر ظہور الحسن شارب، الفیصل ناشران کتب لاہور ص ۵۰،۵۱

۵ ایضاً تذکرہ اولیائے پاک و ہند مصنف ڈاکٹر ظہور الحسن شارب، ص ۵۳

۶ دلی کے بائیس خواجہ مصنف ڈاکٹر ظہور الحسن شارب ص، ۳۴،۳۳،۳۲

(۳) زبان کو گونگی کرلے کہ جو باتیں کہنے کے لائق نہ ہوں، ان کو نہ کہے۔

(۴) پاؤں کو لنگڑا رکھے کہ جب اس کا نفس کسی غیر ضروری یا ناجائز کام کی طرف لے جانا چاہے۔ تو نہ جاسکے۔

ب۔ محبت مرشد: صوفی ایک مرشد سے وابستہ ہوتا ہے۔ پیر سے اس کی ارادت اور بیعت عشق کے درجہ تک پہنچ جانی چاہیئے۔ پیر کے تمام احکام کو دل و جان سے بجالانہ فرض ہے۔

وہ تمام عمر اپنے پیر کو سر پر اٹھا کر حج کرتے رہے۔ تو بھی پیر کے حقوق کی ادائیگی سے سبکدوش نہیں ہو سکتا۔

وہ صدق دل اور تعظیم سے اپنے مرشد کی ہاتھوں کو بوسہ دیتا ہے تو اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

ج ذکر حق: صوفی کی زندگی ذکر حق میں مشغول ہونا ہے۔ وہ جب تک ذکر حق مین مستغرق ہو کر بیہوش رہتا ہے تو وہ زندہ ہے اور جب ہوش میں آکر ذکر حق چھوڑ دیتا ہے تو وہ مردہ ہو جاتا ہے۔ ۱۷

اولیائے کوہ قاف کی حاضری

اقتباس الانوار میں ہے کہ حضرت بابا صاحبؒ کے زمانے میں اہل کوہ قاف کے درمیان اس بات پر اختلاف ہوا کہ قطب اکبر جہاں میں ہے یا نہیں۔ بعض کہتے تھے کہ ہے اور بعض کہتے تھے کہ نہیں ہیں۔ اس لئے کہ اگر ہوتا تو کسی وقت کوہ قاف میں ضرور آتا۔ آخر انہوں نے باہمی مشورہ کے بعد دو آدمی قطب اکبر کا پتہ لگانے کے لئے مقرر کئے۔ انہوں نے سارے جہاں میں گشت کی آخر جب ہندوستان پہنچے تو ہر پیر و جوان سے حضرت بابا صاحب کی تعریف سن کر اجودھن آئے اور حضرت اقدس سے ملاقات کی تو قطبیت کبریٰ کے تمام مراتب نے حضرت اقدس کی ذات میں شاہدہ کر کے مطمئن ہوئے۔ لیکن واپس جانے

٧ ایضاً تذکرہ اولیائے پاک و ہند مصنف ڈاکٹر ظہور الحسن شارب ص ۵۴

٨ اقتباس الانوار مصنف حضرت شیخ محمد اکرم قدوسیؒ مترجم مولانا واحد بخش سیال چشتی صابری، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور: اشاعت ۱۴۰۹ھ ص ۴۳۸

٩ سوانح حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ مصنف وحید احمد مسعود، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور: اشاعت ۱۹۸۷ء ص ۱۰۷

١٠ ایضاً تذکرہ اولیائے پاک و ہند، ص ۵۷

١١ ایضاً سوانح حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ، ص ۱۶۲، ۱۶۱

١٢ مشاہدہ حق از مولانا واحد بخش سیال چشتی صابری، بزم اتحاد المسلمین لاہور: اشاعت سوئم: محرم ۱۴۱۲ھ

١٣ سفینۃ الاولیاء از شہزادہ محمد دارالشکوہ قادری، نفیس اکیڈیمی، کراچی: طبع ۱۹۸۶، ص ۱۳۳

١٤ ایضاً سیر الاقطاب، ص

١٥ ایضاً اقتباس الانوار، ص ۴۷۰

١٦ مجالس صوفیہ از سید صباح الدین عبدالرحمٰن صاحب، مجلس نشریات اسلام، کراچی، ص ۱۷۴

١٧ ایضاً مجالس صوفیہ، ص ۱۶۴، ۱۷۱

١٨ ایضاً اقتباس الانوار، ص ۴۵۰

١٩ سراج المعوارف فی الوصایا والمعارف ترجمہ نور علی نور

مصنف حضرت شاہ ابو الحسن احمد نوری، مترجم علامہ مفتی محمد خلیل خان برکاتی ناشر: رومی پبلیکیشنز لاہور ص ۴۵

گذشتہ سے پیوستہ

بنیادی پرستی اور واویلا مغرب

سائرہ اورکزئی بی اے

صدر بش نے دنیا کو جو نیا عالمی نظام دیا ان میں جن باتوں پر زور دیا گیا وہ آزاد معیشت Free Market Economy Pluralism کا فلسفہ جسکا آغاز عیسائیت کے عقیدہ تثلیث سے ہے اور جو مسلمانوں کے واحد خدا کے تصور کے خلاف ہے، اور جمہوریت شامل ہیں۔ یہ اصول بظاہر تو اچھے معلوم ہوتے ہیں مگر یہ دنیا کی توجہ حاصل کرنے میں ناکام رہے ہیں اور خاص طور پر مسلمانوں نے تو اسے بالکل مسترد کر دیا ہے۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے مغرب نے اسلام کے خلاف اپنی صدیوں پرانی دشمنی کو بنیاد پرستی کی آڑ میں زور و شور کے ساتھ شروع کر دیا۔ اسکا پوری طرح اظہار نیو یارک ٹائمز کے ایک اداریے سے ہوتا ہے جو اس وقت امریکہ کا سب سے بڑا اخبار ہے یہ لکھتا ہے۔

"اسلامی بنیاد پرستی تیزی سے دنیا کے امن اور سلامتی کے لئے خطرہ بن رہی ہے اور ساتھ ہی ساتھ دہشت گردی کے ذریعے دنیا کے مختلف ممالک میں افراتفری پھیلانے کا ذریعہ ہے۔ یہ اس خطرے کی ایک کڑی ہے جو نازی ازم اور فاشزم نے ۱۹۳۰ اور کمیونزم نے ۱۹۵۰ء میں پھیلایا تھا۔ فروری ۱۹۸۹ء میں آیت اللہ خمینی کے سلمان رشدی کو واجب القتل قرار دینے کے فتوے نے عالم اسلام میں ایک نئی روح پھونکی۔ صرف برطانیہ میں اب تک ۲۰ ہزار سے زائد تعلیم یافتہ لوگ مسلمان ہو چکے ہیں جن میں سابق "Head Boy of Eton" بھی شامل ہیں۔ یہ بات سمجھنا بہت مشکل ہے کہ جو لوگ جمہوریت میں پلے بڑے وہ لوگ ایک ایسے مذہب کو کیسے قبول کر سکتے ہیں جو زنا کے جرم میں عورت کو سنگسار اور مرد کو کوڑے لگواتا ہے، جس میں چوری کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے۔ نو معتقد لوگوں کا کہنا ہے کہ انہوں نے مغرب کی مادیت پرستی اور بے سکونی کیوجہ سے اسلام قبول کیا ہے"۔

اداریہ آگے چل کر لکھتا ہے

"مذہبی آزادی ضرور ہونی چاہئے مگر یہ جمہوری ممالک کے لئے ضروری ہے کہ وہ اسلامی مدرسے جو ان کے ممالک میں چل رہے ہیں بند کروائیں کیونکہ ان میں قرآن کے بنیادی عقائد پڑھاتے جاتے ہیں جس سے بنیاد پرستی کو تقویت حاصل ہو رہی ہے۔ مغرب میں ابھی تک ایسے لوگوں کی نشاندہی نہیں ہو سکی جو اسلام قبول کر کے مغربی ممالک میں جاسوسی کرتے ہوں جیسا کہ Buy Borges اور Kim Phiby نے کمیونیسٹ لبادہ اوڑھ کر ان کمیونیسٹ ممالک میں کیا تھا۔ آج اسلامی بنیاد پرستی کی تحریک نہ صرف ایران، عراق، سعودی عرب میں نظر آرہی ہے۔ بلکہ مصر، سوڈان اور شمالی افریقہ کے مختلف ممالک میں تیزی سے پھیل رہی ہے۔ کچھ عرصہ تک رمضان کے مہینے میں روزے اور نماز پڑھنے کے علاوہ، صرف چند لوگ ہی نماز پڑھنے جایا کرتے تھے۔ آج امیر مسلمان سیکولر ممالک میں بڑی بڑی مساجد تعمیر کروا رہے ہیں جیسا کہ الجزائر، تیونس، ترکی اور مراکش میں ہو رہا ہے۔ بنیاد پرستی کی تحریک کا آغاز وسطی ایشیا میں بھی ہو رہا ہے خاص طور پر یگھورس (Uighurs) جو روس اور چین کے درمیان کا علاقہ ہے وہاں پر یہ تحریک شروع ہو رہی ہے۔ جس سے چین میں کافی تشویش پائی جاتی ہے۔ مراکش کے شاہ حسن دوم جو ابھی تک بنیاد پرستی کا خطرہ نہیں بنے انہوں نے رباط میں دنیا کی سب سے بڑی مسجد تعمیر کروائی اور خود اس میں دفن ہونے کی وصیت کی ہے جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہے۔

"جو بھی اللہ کے لئے زمین پر مسجد تعمیر کراتے گا اللہ اسکو جنت میں ایک گھر عطا کرے گا"۔

اس صورتحال کے پیش نظر مغربی ممالک خاص کر کے معاہدہ شمالی اوقیانوس (NATO) کے حکمران اس اسلامی خطرے کی طرف خاص توجہ دیں۔

نیویارک ٹائمز کا یہ اداریہ عالم اسلام کے لئے ایک لمحہ فکریہ ہے۔ آج مسلمانوں پر بنیاد پرستی کا

الزام لگا کر انہیں دہشت گرد قرار دیا جا رہا ہے۔ اور کہا جا رہا ہے کہ بنیاد پرست قتل و غارت کے ذریعے اسلام پھیلا رہے ہیں جو بین الاقوامی امن اور سلامتی کے لئے سنگین خطرہ ہے اگر اس سلسلے میں مسلمانوں کی مذمت کی جا رہی ہے تو جو دہشت گردی بھارت کشمیری مسلمانوں کے خلاف کر رہا ہے، بھارتی مسلمانوں پر جو مظالم ڈھائے جا رہے ہیں، ہندوؤں کے ہاتھوں بابری مسجد کی شہادت، اسرائیلی افواج کے فلسطینیوں کے خلاف مظالم، مسجد الخلیل میں ایک یہودی کے ہاتھوں متعدد مسلمانوں کی شہادت کس بین الاقوامی قانون کے تحت ہے؟ کیا یہ دہشت گردی اور بنیاد پرستی نہیں؟ مسلمانوں پر یہ الزام ہے کہ وہ قتل و غارت اور افراتفری پھیلا کر اپنے ملکوں کی حکومتوں کو اتارنے کی کوشش کر رہے ہیں، تو یہ مغرب نواز حکومتیں جو مظالم بے گناہ مسلمانوں پر بنیاد پرستی کے الزام میں ڈھا رہی ہیں کن قوانین کے تحت ہے؟ آج مغربی ممالک جمہوریت کا راگ الاپ رہے ہیں تو مصر، الجزائر اور انڈونیشیا کے مسلمانوں کا بھی یہ حق ہے کہ وہ اپنی پسند کی حکومت لائیں۔ یہاں پر مغربی ممالک ان ملکوں میں جمہوریت کو سبوتاژ کرنے پر کیوں تلے ہوتے ہیں۔

اسلامی بنیاد پرستی سے نمٹنے کے لئے یورپ اور امریکہ نے جو پالیسی اختیار کی ہوئی ہے اسکی بہترین مثال امریکہ کے سابق صدر ریگن کے ۱۹۸۶ء میں لیبیا پر بمباری کے فیصلے میں نظر آتی ہے۔ انہوں نے لیبیا پر بمباری کا جواز بتاتے ہوئے کہا

"ہم نے لیبیا پر بمباری لیبیا کی حکومت کی دہشت گردی اور اسلامی بنیاد پرستی کی تحریک کی سرپرستی کی وجہ سے کی ہے"۔

اس میں کوئی حیرت کی بات نہیں کہ بوسنیا کے مسلمانوں کی یورپ سے اجتماعی نسل کشی پر مغرب کو ایک حیوانی مسرت ہو رہی ہے۔ یہاں پر معاہدہ شمالی اوقیانوس، یورپی اتحاد اور اقوام متحدہ بالکل خاموش ہیں۔ عراق کے کویت پر حملہ کے بارہ گھنٹے کے اندر اندر عراق کے خلاف اقوام متحدہ نے قرارداد منظور کی اور فوجی ایکشن کیا۔ لیبیا کو ایک جہاز کے مار گرانے کی سزا میں جس کو لیبیا مسلسل مسترد کر

رہا ہے اس پر پابندیاں لگا دیں گئیں۔ مگر آج یہ سربیا کے خلاف طاقت استعمال کرنے کو تیار نہیں۔ یہاں تک کہ مظلوم بوسنیا کے عوام پر سے فوجی پابندیاں بھی نہیں اٹھائی جا رہیں تاکہ وہ اسلحہ حاصل کر کے اپنا دفاع ہی کر سکیں۔ اس سلسلے میں جو ملک بھی بوسنیا کی مدد کرنے کی کوشش کرتا ہے اسے دہشت گرد اور بنیاد پرست کہا جاتا ہے۔ حال ہی میں بوسنیا اور کروشیا کے درمیان امریکہ نے فیڈریشن بنانے کا جو معاہدہ کرایا ہے اس سے یورپ میں پہلے اسلامی ملک کے قیام کے امکانات معدوم ہو گئے ہیں جبکہ دوسری طرف اسلامی ممالک کی اکثریت خواب غفلت کا شکار ہے اور اس موقع پر انہوں نے کوئی مثالی کردار ادا نہیں کیا۔

موجودہ تحریک احیائے اسلام جسے مغرب بنیاد پرستی کا نام دے رہے ہیں کوئی نئی بات نہیں بلکہ اسلامی تاریخ میں مختلف ادوار ایسے آئے ہیں جب مسلمانوں میں اس قسم کی تحریکوں نے جنم لیا۔ آج مغرب عالم اسلام کے خلاف جو سازشیں کر رہا ہے اس کا مقابلہ عالم اسلام کو جہالت اور تاریکی سے نکال کر ہی کیا جا سکتا ہے۔ پاکستان کا قیام اور سوویت یونین کی شکست و ریخت اسلام کے ساتھ ہماری سچی لگن کا ہی کرشمہ ہے آج جس چیز کی ہمیں ضرورت ہے وہ اتحاد، اتفاق اور قومی و ملی یکجہتی ہے جس سے ہماری آدھی مشکلات ختم ہو سکتی ہیں۔ ۱۹۷۴ء میں لاہور میں منعقدہ اسلامی کانفرنس میں جس اتحاد کا مظاہرہ ہوا وہ اسلامی تاریخ کا ایک درخشاں باب ہے کرنل قذافی نے اسلامی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے یہ تجویز پیش کی کہ عرب ممالک کو اپنا تیل تین مختلف قیمتوں پر فروخت کرنا چاہئے صنعتی اور ترقی یافتہ ممالک کے لئے ایک قیمت، ترقی پذیر ممالک کے لئے دوسری اور مسلمان ممالک کے لئے تیسری قیمت ہونی چاہئے۔ اکتوبر ۱۹۷۳ء کی جنگ سے قبل کرنل قذافی نے تین باتوں پر زور دیا۔ ایک یہ کہ اسلامی ملک تیل کے ۵۱ فیصد حصہ قومیالیں تیل کی قیمت بڑھائی جائے اور تیل کو سیاسی ہتھیار بنایا جائے اس پر عمل کرنے میں شاہ فیصل شہید نے اولیت کی اور تمام اسرائیل نواز ملکوں کو جنگ ۷۳ء میں تیل بند کر دیا اس طرح نیویارک سے ٹوکیو تک ایک ہنگامہ محشر برپا ہو گیا مغربی ممالک نے ان

حالات کو دیکھتے ہوئے اور تیل کی قوت کو پہچانتے ہوئے عالم اسلام کے ان لیڈروں کو جنہوں نے اتحاد کی کوشش کی یا تو باطنی طور پر ختم کر دیا یا پھر سیاسی طور پر انہیں مفلوج کر دیا گیا۔ شاہ فیصل کو انہیں کے بھتیجے کے ہاتھوں قتل کروادیا، ذوالفقار علی بھٹو کو ہنری کسنجر نے خطرناک نتائج کی دھمکی دی جس کے بعد انہیں تختہ دار تک پہنچا دیا گیا۔ کرنل قذافی کے بارے میں ۱۹۷۰ء کی دہائی میں ایک امریکی وزیر نے کہا "ہم نے ایسا منصوبہ بنایا ہے جس کے تحت کرنل قذافی ایک دن عالم اسلام میں یک و تنہا کھڑا ہو گا"

اور آج تقریباً صورتحال یہی ہے۔ یاسر عرفات امریکہ اور اسرائیل کے ہاتھوں کھلونا بن کر رہ گئے ہیں۔ ۱۹۷۴ء میں لاہور میں منعقدہ اسلامی کانفرنس کے موقع پر عالم اسلام کے اتحاد کا مظاہرہ اور بعد میں اس کے بکھرنے کا حال بھی دنیا نے خوب دیکھا!

عالم اسلام کو آج پھر اتحاد کی شدت سے ضرورت ہے۔ دنیا کا ساٹھ فیصد تیل عالم اسلام میں پیدا ہوتا ہے۔ مگر آج تیل کا انتظام مغربی قوتوں کے ہاتھوں میں ہے۔ اور وہی اس کی قیمت اپنی مرضی کے مطابق مقرر کرتے ہیں تاکہ کوئی اسلامی ملک ان کے خلاف صف آرا نہ ہو سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ یورپ کے اتحاد کی کوششیں کی جارہی ہیں جن میں بڑی حد تک کامیابی ہوئی ہے۔ اب یورپ سیاسی و معاشی طور پر متحد ہو چکا ہے اور جہاں تک عالم اسلام کا تعلق ہے وہ ایک بکھری ہوئی قوت ہے جس سے متحدہ یورپ خوف زدہ نظر آرہا ہے۔ آج ہمارے پاس جو سب سے قیمتی اور اہم ہتھیار ہے وہ اسلام کا ہے۔ ہمیں مادی ترقی کے ساتھ ساتھ دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت پر بھی بھرپور توجہ دینی چاہئے کارل مارکس کے فلسفہ کمیونزم اور مغربی مادیت پرستی نے اہل مغرب کا ذہنی سکون تباہ کر دیا ہے۔ صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو مادی ترقی کے ساتھ ساتھ روحانی سکون بھی عطا کرتا ہے۔ اگر ہم یورپ اور امریکہ کے لوگوں کو اسلام کا اثر آفرین پیغام صحیح طور پر پہنچانے میں کامیاب ہو گئے تو دنیا کی سیاست کا دھارا بدل سکتا ہے۔ اس سلسلے میں جنوبی افریقہ کے ایک مبلغ دین احمد دیدات اب تک لاکھوں عیسائیوں

کو دائرہ اسلام میں داخل کر چکے ہیں اور مسلسل کوششوں میں مصروف ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ کچھ ایسے افراد، گروہ اور جماعتیں بھی سرگرم عمل ہیں جو غیر مسلموں کو ایمان کی دولت سے بہرہ مند کرنے کے بجائے اپنے ہی مسلمان بھائیوں کے خلاف کفر و شرک کو ثابت کرنے میں اپنی توانائیاں صرف کر رہے ہیں ۔ اور مسلمانوں کے اندر مذہبی منافرت پیدا کر کے ملت اسلامیہ کے اتحاد کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اور اس طرح وہ دانستہ یا نادانستہ ۔یہودیوں، عیسائیوں اور ہندوؤں کو فائدہ پہنچا رہے ہیں۔ لہذا انہیں اس کردار پر نظر ثانی کرنی چاہئے اور اپنی تمام قوت امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک مرکز پر جمع کرنے پر استعمال کرنی چاہئے کیونکہ دنیا کے تمام مذاہب میں اسلام ہی وہ انقلابی مذہب ہے جو اپنے اندر اس قدر مکمل ہے کہ ترقی کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتا۔ یہ اسلام کی انقلابی طاقت ہی تھی جس نے جہالت اور تاریکی میں ڈوبے ہوئے عرب معاشرے کو دوبارہ زندہ کیا۔ یہ اسلام کا پیغام ہی تھا جس کی وجہ سے مسلمانوں نے تعلیمی، سائنسی اور ہر میدان میں ترقی کی اور بہت سے ایسے فلاسفر اور سائنسدان پیدا کئے جنہوں نے نئی نئی ایجادات کیں اور ہزاروں کتابیں لکھیں۔ علم و سائنس کی یہ ترقی جو آج یورپ میں نظر آ رہی ہے مسلم سپین کے ذریعے ہی یورپ تک پہنچی۔

مغرب جو آج اسلام کو بنیاد پرست مذہب اور ترقی کی راہ میں رکاوٹ قرار دے رہا ہے اس سے بے پرواہ ہو کر یہ حقیقت ثبت ہے کہ آج مسلمان حقیقی طور پر اپنے آپ کو زندہ کرنے کی کوشش میں ہمہ جہت مصروف ہیں۔ آج مسلمان قرون اولی کے مسلمانوں اور چودہ سو برس پہلے کے اسلام کی طرف لوٹنے کی کوشش کر رہے ہیں چاہے اسے مغرب متعصبیت ،جنونی پن یا دہشت گردی کہے۔ یہ صرف وقت کی ضرورت ہے کیونکہ اس کے بغیر عالم اسلام کا مستقبل تاریک ہے اور رہے گا استاد محمد قطب لکھتے ہیں

"موت ایک اٹل حقیقت ہے اور اس سے کسی جاندار کو مفر نہیں۔ اس لئے مصائب اور آلام سے دل برداشتہ ہونا بے کار ہے کتنے ہی لوگ تھے جو ذلت اور رسوائی کی موت مرے ! اندازہ ہے کہ جنگ

عظیم میں اتحادیوں کی خاطر لڑتے ہوئے کوئی پانچ لاکھ افراد لقمہ اجل بنے، تو پھر آخر ہم اسلام کی خاطر سربلندی، عظمت اور صداقت کی خاطر اپنی جانیں لڑانے سے کیوں ہچکچائیں؟ اگر آج اسلام کی خاطر مرنے اور جینے والے پانچ لاکھ افراد موجود ہوں، تو یقین جانیئے موجودہ سیاسی صورت حالت بالکل بدل سکتی ہے۔ اس کے بعد نہ کوئی غلط ڈکٹیٹر دندناتا نظر آئے گا اور نہ کسی مسیحی یا غیر مسیحی سامراج کا وجود ہو گا۔ کیا اب بھی یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ اسلامی نصب العین کے حصول کی صحیح راہ کیا ہے؟

اے منتقم و مقتدر! اے مالک و مولا
اے قادر و قدوس و خطا بخش و خطا پوش
جلد اس کو دلا پنجۂ غاصب سے رہائی
نشتر ہی مداوا ہے اب آشفتہ سری کا

تفسیر القرآن الحسنیہ

مدیر اعلیٰ

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا	ہم نے حکم دیا کہ تم سب کے سب اس جگہ سے نیچے اتر جاؤ
فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى	پس جب کبھی تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے
فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ	تو جو بھی اس ہدایت پر چلا
فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ	توان پر (کسی قسم کا) ڈر نہیں
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (۳۸)	اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے

لغت = اِهْبِطُوْا = تم سب اترو جمع مذکر حاضر امر کا صیغہ ہے اس کا مصدر حبوط ہے اُترنا نشیب کی طرف جانا ،،،،، فاما یہ دراصل فان ما ہے یعنی پس جب کبھی جس وقت بھی ،،،،، تبع = اس نے پیروی کی واحد مذکر غائب ماضی کا صیغہ ہے قدم بقدم چلنا، پیچھے پیچھے چلنا، نقش قدم پر چلنا ،،،، خوف = ڈر اس کی ضد امن ہے یَحْزَنُوْن = غمگین ہوں گے اس کا مصدر حزن ہے یعنی غم بے قراری رنج، اندوہ اور اس کی جمع اَحزان ہے

تفسیر = جب آدم علیہ السلام اور ان کی بیوی نے غیر ارادی طور پر اس درخت کا پھل کھا لیا تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ تم جنت سے نکل کر دنیا کی طرف چلے جاؤ چنانچہ جب یہ حضرات [illegible]

میں تشریف لائے تو بنی نوع انسان کا مصدر ٹھہرے اللہ تبارک و تعالی نے اس گروہ بنی نوع انسان کو فرمایا کہ میں مناسب اوقات میں تمہاری اصلاح، تمہیں سیدھا راستہ بتانے، تمہارے لئے احکام کو واضح طور پر بیان کرنے اور شریعت مطہرہ کی پیروی کے لئے اپنے انبیاء کرام اور کتاب مبین تمہاری طرف بھیجوں گا تاکہ تم راہ راست سے نہ بھٹک جاؤ اور انبیائے کرام و کتاب مبین کی پیروی کر کے انعامات الٰہیہ سے سرفراز ہو جاؤ

حضرات مفسرین کرام رحمہم اللہ علیہم اجمعین نے اس آیہ کریمہ خصوصاً ہدایت کے ضمن میں بہت سے نکات بیان فرماتے ہیں.

صاحب جلالین لکھتے ہیں

کتاب و رسول (۱)

(یعنی ہدایت سے مراد کتاب اور رسول ہیں)

صاحب تفسیر روح المعانی فرماتے ہیں

وفی المراد به هنا اقوال فقیل الکتب المنزله وقیل الرسل و قیل محمد صلی الله تعالی علیه وسلم (۲)

(اور یہاں پر ہدایت سے مراد بہت سے ارشادات ہیں حضرات علماء کرام نے فرمایا کہ اس سے مراد وحی الٰہی ہے علماء کرام نے فرمایا کہ اس سے مراد پیغمبر ہیں نیز علماء کرام نے یہ بھی فرمایا کہ اس سے مراد جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ہیں)

حضرت علامہ امام نسفی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں

ای رسول البعثه الیکم او کتاب انزله علیکم (۳)

(یعنی ہدایت سے مراد رسول ہیں جو اللہ تعالی کی طرف سے تمہاری طرف مبعوث ہو گا یا وہ کتاب

ہے جو وہ تمہاری طرف اتارے گا)

صاحب خازن اور صاحب معالم التنزیل لکھتے ہیں

ای رشد و بیان شریعتہ وقیل کتاب و رسولہ(۴)

سید ھا راستہ دکھانا واضح کرنا شریعت مطہرہ کا اور علماء کا یہ قول بھی ہے کہ اس سے مراد کتاب اور رسول ہیں

چنانچہ گمراہی کی تاریک وادیوں میں رشد وہدایت کے نور کو اپنا کر اتباع نبوت کی نورانی مشعل کی روشنی میں چلنے والے انسانیت کاملہ کے گروہ کو بارگاہ الٰہی کی طرف سے یہ بشارت دی گئی کہ ان کے لئے اس دنیا میں کسی بھی قسم کا کوئی خوف و حزن نہیں۔ عربی زبان میں خوف کا اطلاق مستقبل میں پیش آنے والے خطرات اور اپنی جان کے متعلق ڈر کے احساسات کو کہتے ہیں۔ جبکہ حزن کا اطلاق پسندیدہ چیز کے کھو جانے، وقوع پذیر ہو جانے والے مصائب اور محبوب کے فراق و مصائب پر دل میں پیدا ہونے والے غم واندوہ پر ہوتا ہے۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسانیت کاملہ کی اس پاکیزہ جماعت کو ان دونوں چیزوں یعنی خوف و غم سے مبرا ہونے کی نوید دی ہے اور یہ کمال انسانیت کے عروج کی روشن دلیل ہے۔ اور یہ حضرات والا صفات سوائے اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلالہ کے خوف، فراق محبوب یعنی معرفت الٰہی کے غم میں کسی اور کا نہ ڈر رکھتے ہیں اور نہ غم رکھتے ہیں۔

۱☐ جلالین شریف برحاشیہ در منشور دار المعرفتہ بیروت ج ا ص ۲۰

۲☐ سید محمود آلوسی روح المعانی المنیریہ مصر ج ا ص ۲۱۹

۳☐ امام عبد اللہ نسفی تفسیر مدارک التنزیل قدیمی کتب خانہ کراچی ج ا ص ۶۴

۴☐ امام علاؤ الدین علی خازن لباب التاویل فی معانی التنزیل تقدم علمیہ مصر ج ا ص ۴۴

سیر السلوک الی ملک الملوک

مدیر اعلیٰ

اس لئے کہ در حقیقت اس مقام میں سالک بہت ہی ناتواں ہوتا ہے۔ وہ جمال اور جلال میں تفریق نہیں کر سکتا اور نہ ہی القائے شیطانی والقائے رحمانی میں تفریق کر سکتا ہے۔ کیونکہ اس مقام پر تمام بشری تقاضے اس سے دور نہیں ہوتے اور اس کے لئے یہ خطرہ ہو سکتا ہے کہ سجین اور اسفل السافلین میں نہ گر جائے۔ یعنی وہ مقام اول جس میں نفس کو نفس امارہ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے پس واپس لوٹ جاتا ہے اس ابتدائی مقام کی طرف جس میں کہ وہ پہلے تھا جیسے بہت زیادہ کھانا، پینا، سونا، مخلوق کے ساتھ میل جول کرنا اور کبھی تو اس کا عقیدہ بگڑ جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری چھوڑ دیتا ہے، گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے اور گمان یہ کرتا ہے کہ موحد ہے، حقائق اشیاء کے کشف کا مالک ہے۔ بلکہ اہل کشف صوفیائے کرام سے ہے نیز یہ بھی گمان کرتا ہے کہ فرماں برداروں میں سوائے اس کے کوئی دوسرا اس مقام کو جاننے والا نہیں ہے۔

پس اگر اس کا عقیدہ بگڑ گیا تو وہ تباہ ہوا اور مشرکوں کے ساتھ مل گیا۔ اس کے دل پر طبیعت کی آگ بھڑک اٹھی اور اس کے دل سے نور ایمان کی شعاع جل گئی۔ اس کی محنت و کوشش رائیگاں چلی گئی وہ گمراہ اور گمراہ کرنے والا شیطان ہو گیا۔ جب اس پر شیطانی خیالات کا ورود ہوتا ہے تو وہ یہ گمان کرتا ہے کہ یہ رحمانی تجلیات ہیں۔ اور بہت سے سالک اس مقام پر آکر ہلاکت میں پڑ گئے اور گمراہ و گمراہ کرنے والے بن گئے۔ نیز وہ فریب خوردہ ہے اسی لئے اپنے آپ کو درجہ کمال پر فائز سمجھتا ہے اور مجاہدہ مذکورہ پر افترا باندھتا ہے یعنی مجاہدہ کرتا نہیں لیکن اس کا دعویٰ کرتے ہوئے جھوٹ بولتا ہے۔ اور مرشد کامل کی صحبت کو ترک کر دیا چنانچہ ترقی مدارج میں کمال حاصل نہ کر سکا اور ساتویں مقام پر پہنچنے سے محروم رہا۔

پس اے بھائی اس مقام میں تم پر اپنے پیر کامل کی پوری پوری مطابعت کرنا لازمی ہے اور اگر تمہارے نفس پر یہ خیال غالب آ جائے کہ تم اپنے مرشد طریقت سے بھی بڑھ گئے ہو اور یہ کہ تم موحد ہو اور وہ محجوب رہا کامیاب ہے تو تم پر شریعت کی پیروی کرنا، ادب کو ملحوظ خاطر رکھنا، اپنے اوراد مقررہ کی تلاوت پر اپنے نفس کو مجبور کرنا اور اسے شرائط طریقت کا پابند بنانا لازمی ہے۔ جو کہ سب امور مذکورہ اور ان کے علاوہ دیگر امور کا مجاہدہ کرنا ہے۔

منقبت

میاں تاج محمد مظہر صدیقی قادری شاذر

دین نبی کی شان بڑھائی حسین نے　　ہو کر شہید آن بڑھائی حسین نے

کونین میں وہ دھوم مچائی حسین نے　　حیران کر دی ساری خدائی حسین نے

جان نبی و ابن علی سلطان کربلا　　راہ خدا میں جان لٹائی حسین نے

باغ جہاں میں نخل شجاعت لگا دیا　　سر سبز کر دی ساری خدائی حسین نے

ہم رتبہ ان کا کوئی نہیں ہے جہان میں　　وہ مرتبہ وہ شان ہے پائی حسین نے

پیاسے ہوئے شہید پیارے حسین کے　　جتنی تھی سب کمائی لٹائی حسین نے

نعم الجمل ہے دوش نبی جس کے واسطے　　دوش نبی پہ شان دکھائی حسین نے

مظہر نبی نے جس کو کہا انا من الحسین
وہ مرتبہ وہ شان ہے پائی حسین نے

باسمہ سبحانہ

لاہور

۸ مئی ۱۹۹۴ء

محترم و مکرم جناب سید غلام الحسنین قادری الگیلانی مدظلہ العالی

سلام مسنون: گرامی قدر محررہ ۲۶ اپریل ۱۹۹۴ء موصول ہوا۔ یاد آوری کا شکریہ جواباً عرض خدمت ہے کہ پندرہ روزہ "الحسن" پشاور مل رہا ہے۔ اسکے مطالعہ سے نہ صرف بندہ بلکہ احباب کی کافی تعداد مستفید ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر کے لئے خیر کثیر سے نوازیں (آمین)۔

دور جدید پرنٹ میڈیا کا دور ہے چنانچہ سیرت سازی میں کتب و رسائل اور اخبارات کا بڑا دخل ہے۔ ادب دینی ہو یا دنیاوی، مقصود اس کا حقائق حیات پر نظر ڈال کر ان پہلوؤں کو اجاگر کرنا ہوتا ہے جن سے انسانی قلب و روح کی تربیت ہو اور ذہن ایک شائستگی فکر کا عادی ہو جائے۔ یہ شائستگی فکر دراصل احساس صحیح کے زمرہ میں آتی ہے۔ الحمد للہ رسالہ "الحسن" دنیائے حیات کے جملہ مسائل پر صحت مندانہ فکر و نظر کا سامان پیش کرتا ہے۔ موجودہ پراز فتن دور میں پوری دنیائے اسلام ایک روحانی اور سیاسی و سماجی پیکار سے دوچار ہے۔ اس پیکار اور دستک دیتے انقلاب کا رخ متعین کرنے والے زعماء کے اذہان پر جو شک اور ناامیدی کی حالت پیدا ہوتی جارہی ہے اس کے ازالہ کے لئے "الحسن" پشاور اور اسی قبیل کے دینی مجلے ایک اہم خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ "الحسن" کے مستقل مطالعہ سے اہل دانش کی سیرت میں پاکیزگی، اخلاق میں بلندی اور کردار میں پختگی پیدا ہوگی۔ (انشاء اللہ العزیز)

اسی ضمن میں مجھے حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی کی معروف تصنیف اخبار الاخیار سے ایک اقتباس نقل کرنا برمحل محسوس ہوتا ہے۔

آپ لکھتے ہیں کہ جس وقت کاملوں کی صحبت اور ان کا مشاہدہ جمال میسر نہ ہو تو ان کی خبروں کا سننا اور ان کے قدموں کی پیروی کرنا بھی ہمت بڑھانے اور ظلمت کے دور کرنے میں وہی تاثیر رکھتا ہے۔ بلکہ یہ بھی ایک قسم کی صحبت ہے۔ اور یہ جمال کدورت بشری اور حجاب عنصری سے پاک اور مصفا ہے اسی وجہ سے بزرگان پیشین یکے بعد دیگرے اخبار و آثار جمع کرتے اور اپنی محفلوں اور مجلسوں میں بیان فرماتے رہے۔ اس کے بعض فوائد یہ بھی ہیں۔

(۱) وجود اولیاء اللہ ایک ایسی رحمت ہے جس میں سب شامل ہیں اور یہ نعمت ہر شخص کو پہنچتی ہے۔ واما بنعمتہ ربک فحدث (یعنی اپنے رب کی نعمتوں کو بیان کر) چنانچہ ان کے مناقب و فضائل کا ذکر گویا اس نعمت عظمیٰ کا شکریہ ہے اور ان صاف باطنوں سے اعتقاد واجب ہے۔

(۲) ان محبوبان الہ و محبان بارگاہ کا ذکر باعث نزول رحمت اور سبب حصول قربت ہے کیونکہ محبوب کو اپنے محب کا ذکر اچھا معلوم ہوتا ہے۔ اور محب کو محبوب کے اوصاف بھی محبوب ہوتے ہیں۔

(۳) ذکر اولیاء اللہ ایسی عبادت ہے کہ ہر حال میں، ہر جگہ، بے وقت و کلفت ہر شخص کر سکتا ہے۔ اور اس کے باعث سے خدا کا قرب اور وصل بھی حاصل ہوتا ہے۔

(۴) ان کے ذکر خیر سے ان کی روح مقدس کو خوشنودی و راحت ہوتی ہے۔ جیسے یہ لوگ ان کا ذکر خیر اس جہاں میں کرتے ہیں وہ بھی ان کو بھلائی کے ساتھ یاد کرتے ہیں اور اکثر اوقات اعانت و امداد کرتے ہیں۔ جب یہ شخص ان کے فضائل بیان کرتا ہے وہ (اولیاء اللہ) بھی بموجب "کماتدین تدان" کے معاملہ کرتے ہیں۔

(۵) ان کا ذکر ذاکر کا لباس صلاحیت و زیور فلاحیت سے آراستہ کر دیتا ہے۔ نیز جو شخص بزرگان دین کے فضائل و مناقب پڑھتا یا سنتا ہے اس کو یہ خیال ضرور آتا ہے کہ باوجود اتنی مدت گزر جانے کے بھی ان کا ذکر ہر جگہ مشہور ہے۔ کہ یہ ثمرہ عمل صالح کا ہے۔ چنانچہ اس خیال سے اس کو یقین کامل ہو جاتا ہے۔ کہ سعادت سرمدی و حیات ابدی حسن عمل پر موقوف ہے اور امید ہے کہ اس تصور

سے وہ بندہ بھی نیکی کا راستہ چلنا شروع کر دے۔

دعا ہے کہ رب کریم جلیل اپنے حبیب روف و رحیم کے صدقے مجلہ "الحسن" کو دن دو گنی اور راگ چوگنی ترقی عطا فرمائے اور اس شمع مصطفوی کو سدا تاباں رکھے (آمین ثم آمین)

اس خط کے ہمراہ حضور غوث الاعظم کی شان میں ایک منقبت بھی ارسال کر رہا ہوں۔ "الحسن" کی کسی اشاعت میں طبع فرما دیں۔

خط ذرا طویل ہو گیا ہے، امید ہے طبع عالی پر گراں نہ ہو گا۔

بندہ کو دعاؤں میں یاد رکھا کریں۔

بندہ ہیچمدان

سردار علی احمد خان عفی اللہ عنہ

ڈائریکٹر انشورنس کمپنی لاہور

رباعی

گل است حسین گلبدن است حسین — شاہ است حسین شاہِ زمن است حسین

جاں داد نداد ایماں بدست لعین — واللہ کہ جاں است نبی تن است حسین

(میاں تاج محمد مظہر صدیقی قادری پشاور)